سوال

کسی دوسرے کی ملکیت والی چیز کو غصب کرنے کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

الحمدللہ

غصب کی لغوی تعریف :

کسی چیز کو ظلم وزیادتی سے لینا۔

فقہاء کی اصطلاح میں غصب کی تعریف :

کسی کے حق پر زبردستی اورناحق قبضہ کرنے کو غصب کہا جاتا ہے۔

غصب کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم آپس میں اپنے مالوں کو باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔

اور غصب باطل طریقے سے مال کھانے سے بھی بڑا ظلم ہے۔

اورپھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے :

(یقینا تمہارے خون اور تمہارے مال ودولت اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں)۔

اوردوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت اوررضامندی کے بغیر حلال نہیں)

اور غصب کی گئی چیز یا تو جائداد ہوگی یا پھر منتقل ہونے والی چیز اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس کسی نے بھی ایک بالشت زمین ظلم زیادتی سے حاصل کی اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا)۔

غاصب پر ضروری اورلازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور غصب کی ہوئی چیز کو اس کے مالک کو واپس لوٹائے اوراس سے معافی ودرگزر طلب کرے، اس لیے کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی اسی کی طرف راہنمائی کی ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے بھی اپنے کسی بھائی پر ظلم وزیادتی کی ہے اسے آج ہی اس کا کفارہ ادا کردے قبل اس کے کہ اس کے پاس درھم ودینانہ ہوں (یعنی قیامت کے دن) اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تووہ مظلوم کو دی جائیں گی اوراگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ لے کے اس کے پر ڈال دیئے جائیں گے اورپھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا) اوکما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اگر غصب کردہ چیز اس کے پاس موجود ہے تووہ اسی طرح اس کو مالک تک پہنچا دے اوراگر ضائع ہوچکی ہے تو اس کا بدلہ دینا چاہیے ۔

امام موفق رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر غصب شدہ چیز اپنی حالت میں موجود ہے اوراس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو اس کا واپس کرنا واجب ہے) انتہی ۔

اوراسی طرح غصب شدہ چیز کی زیادتی بھی واپس کرنی لازم ہے چاہے وہ زیادہ شدہ اس کے ساتھ متصل ہویا منفصل ، اس لیے کہ وہ غصب شدہ چیز کی پیداوار ہے اوروہ بھی اصلی مالک کی ہوگی ۔

اوراگر غاصب نے غصب کردہ زمین میں کوئی عمارت تعمیر کرلی یا پھر اس میں کوئی چیز کاشت کرلی تومالک کے مطالبہ پر اس اکھیڑنا ضروری ہے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں) سنن ترمذي وغیرہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

اوراگر اس چیز کے منہدم کرنے یا اکھیڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو غاصب پر اس نقصان کا بھی جرمانہ ہوگا اوراسی طرح اسے کاشت کے آثار بھی ختم کرنے لازم ہیں تاکہ زمین کے مالک کو زمین صحیح سالم واپس ہوسکے ۔

اوراسی طرح غاصب کے ذمہ غصب کے وقت سے لیکر مالک کو واپس کرنے تک کا کرایہ بھی ادا کرنا ہوگا یعنی اس کرائے کی مثل ادا کرے گا ، اس لیے کہ اس نے زمین کے مالک کو اس مدت میں نفع حاصل کرنے سے ناحق روک رکھا تھا ۔

اوراگر کسی نے چیز غصب کرکے روکے رکھی تو اس کی قیمت میں کمی واقع ہوگئی تو صحیح یہ ہے کہ وہ اس نقص کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراگر غصب کردہ چیز کسی ایسی چیز میں مل گئی جس میں تمیز کرنا ممکن ہو مثلا گندم جو میں مل جائے ، تو غاصب اسے علیحدہ کرکے واپس کرنے گا ۔

اوراگر ایسی چیز میں مل جائے جس کی تمیز کرنی مشکل ہو مثلا گندم گندم میں ہی مل جائے تو غاصب اسی طرح کی گندم اوراتنی غیر ملاوٹ شدہ واپس کرے گا ۔

اوراگر وہ اسی طرح کی چیز میں یا پھر اس سے بھی بہتر اوراچھی قسم میں یا پھر کسی اور جنس میں مل جائے جس کی تمیز کرنا مشکل ہو تو اس ملی ہوئی کو فروخت کرکے دونوں کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کردی جائے گی ۔

اوراگر اس صورت میں جس کی چیز غصب کی گئی ہو اسے قیمت کم ملے تو غاصب باقی نقصان کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراس باب میں یہ قول بھی ذکر کیا ہے :

اورغاصب کے ہاتھوں سے جس جس کے پاس بھی غصب کی ہوئی چیز جائے گی وہ سب ضامن ہوں گے ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جن کی طرف بھی غصب شدہ چیز منتقل ہوگی اگر وہ ضائع ہوجائے تو وہ سب اس کا نقصان پورا کریں گے ۔

اوریہ سب دس قسم کے ہاتھ شمار ہوتے ہیں :

خریداراورجواس کے معنی میں ہو، اجرت پر حاصل کرنے والے کے ہاتھ ، بغیر عوض کے قبضہ کرنے والے کا ہاتھ مثلا چھین لینے والا ، مصلحت دافعہ کی بنا پر قبضہ کرنے والا جیسا کہ وکیل ہے ، عاریتا لینے والا ، غصب کرنے والا ، مال میں تصرف کرنے والا ، مثلا مضاربت پر شراکت کرنے والا ، غصب شدہ عورت کی شادی کرنے والا ، بغیر فروخت کے عوض میں قبضہ کرنے والے کے ہاتھ ، غاصب کی نیابت کرتے ہوئے غصب شدہ چیز کو ضائع کرنے والا ۔

توان سب صورتوں میں جب دوسرے کو حقیقت حال کا علم ہوجائے کہ اسے دی جانے والی چیز غصب شدہ ہے تو اس پر اس چیز میں زیادتی کی بنا پر ضمان ہوگی اس لیے کہ اسے علم تھا کہ مالک کی جانب سے اس میں تصرف کی اجازت نہیں ہے ۔

اوراگر اسے حقیقت حال کا علم نہیں تو پھر پہلے غاصب پر ہی ضمانت ہوگی اور نقصان وہی ادا کرے گا ۔

اوراگر کوئی ایسی چیز غصب کرلی جائے جو عادتا کرایہ پر لی جاتی ہے تو غاصب مالک کو اتنی مدت کا کرایہ بھی لازمی ادا کرے گا اس لیے کہ نفع بھی ایک قیمتی مال ہے لھذا اصلی چیز کی طرح منافع کی بھی ضمان ہوگی ۔

غاصب کے جتنے بھی حکمی تصرفات ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں اس لیے کہ وہ سب مالک کی اجازت کے بغیر ہیں ۔

اوراگر کوئی چیز غصب کرلی اوراس کے مالک کا علم نہ رہا اوراسے واپس کرنا بھی ممکن نہ ہوسکے تو وہ حاکم کے سپرد کردی جائے جو اسے صحیح جگہ پر استعمال کرے گا اوریا پھر اس کے مالک کی جانب سے صدقہ کردی جائے اوراگر اسے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجروثواب مالک کو ہوگا نہ کہ غاصب کو اورغاصب اس سے خلاصی حاصل کرلے گا ۔

غصب یہی نہیں کہ کسی چیز پر طاقت کے بل بوتے قبضہ کرلیا جائے بلکہ یہ بھی غصب میں ہی شامل ہے کہ کسی باطل طریقے اور جھوٹی اورفاجرہ قسم کے ذریعہ سے کسی چیز پر قبضہ کرلیا جائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورایک دوسرے کا مال ناحق وباطل طریقے سے نہ کھایا کرو ، اورنہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم وستم سے اپنا کرلیا کرو ، حالانکہ تم جانتے ہو البقرۃ (188) ۔

لھذا یہ معاملہ بہت ہی سخت ہے اورحساب وکتاب بھی بہت مشکل ہے تو فکر کریں ۔

اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی ایک بالشت زمین غصب کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا) ۔

اورایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میں نے جس کےلیے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کردیا تواسے وہ نہیں لینا چاہیے ، بلکہ میں تواس کےلیے آگ کاایک ٹکڑا کاٹ کردے رہاہوں) ۔ .

اسلام سوال وجواب

10323